کتاب شناسی

تفسیر نمونہ کا تعارف

سید رمیز الحسن موسوی [1]

عصر حاضر کی تفاسیر میں سے ایک اہم اور مقبول ترین تفسیر ''تفسیر نمونہ'' ہے۔ یہ تفسیر آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی مدظلہ نے حوزہ علمیہ قم کے چند فاضل علماء کے تعاون سے فارسی زبان میں ۲۷ جلدوں میں تالیف کی ہے۔ اس تفسیر نے دنیا بھر کے قرآن دوستوں میں خاصی مقبولیت حاصل کی ہے اور دنیا کی تمام زندہ زبانوں میں قرآن کا مطالعہ کرنے والوں کی توجہ کا مرکز بنی ہے۔ یہ تفسیر عصر حاضر کی نوجوان نسل کی علمی وفکری اور معنوی وقرآنی معرفت کی پیاس کو بجھانے کے لیے تالیف کی گئی ہے اور اس میں اخلاق وتربیت کے حوالے سے اسلامی نظریات وافکار کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

آیت اللہ مکارم شیرازی اور اُن کی ٹیم نے یہ تفسیر لکھ کر عصر حاضر کی نوجوان نسل کی علمی ومعنوی پیاس بجھانے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً انقلاب اسلامی ایران کے بعد نوجوانوں میں قرآن اور اسلامی معارف کو سمجھنے کی جو پیاس محسوس کی جارہی ہے، اسے بجھانے کے لئے یہ تفسیر بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے اور اس نے قرآن فہمی کے میدان میں ایک بہت بڑے خلاء کو پُر کیا ہے۔ اگر یہ تفسیر نہ ہوتی توشاید عام لوگوں کے لئے قرآن فہمی کے سلسلے میں بہت بڑا خلاء محسوس کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ تفسیر دنیا کی جس زبان میں بھی ترجمہ ہوئی ہے، اس نے قرآن دوست عوام کے ایک بڑے طبقے کو اپنی جانب راغب کیا ہے اور قرآن فہمی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اُردو زبان میں بھی اس تفسیر کا ترجمہ، ایران میں اسلامی انقلاب کے عروج کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اُردو سمجھنے والوں کی ایک بڑی تعداد اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی اور بہت جلد اس تفسیر نے عام وخاص کی توجہ اپنی جانب مبذول کرالی تھی۔ اس مقبولیت کی بناپر اس تفسیر کا تفصیلی تعارف ضروری سمجھا گیا ہے۔

تفسیر نمونہ کی تالیف کا محرک

اس تفسیر کے مقدمے میں آیت اللہ مکارم مدظلہ اپنے اس کام کے محرک کے بارے میں لکھتے ہیں :

''ہر زمانے کی کچھ خصوصیات، ضرورتیں اور تقاضے ہوتے ہیں جو زمانے کی بدلتی ہوئی کیفیت، تازہ مسائل اور منشاء شہود پر آنے والے نئے معانی ومفاہیم سے ابھرتے ہیں۔ اسی طرح ہر دور کی اپنی کچھ مشکلات اور پیچیدگیاں ہوتی ہیں اور یہ سب معاشرتی اور تہذیبی وتمدنی تبدیلیوں کا لازمہ ہوتا ہے۔ کامیاب افراد اور صاحبان توفیق لوگ وہ ہوتے ہیں جو اُن ضروریات اور تقاضوں کو سمجھ سکیں، جنہیں '' عصری مسائل'' کہا جاتا ہے۔

ہر زمانے کے علماء اور دانشوروں کا فریضہ ہے کہ وہ پوری چابکدستی سے ان مسائل، تقاضوں، احتیاجات اور روحانی کمزوریوں اور معاشرتی خلاًکا ادراک کریں اور انہیں صحیح شکل وصورت میں پُر کریں تاکہ وہ غلط تعلیمات وافکار سے پُر نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ہماری زندگی کے ماحول میں خلاء ممکن نہیں ہے۔ مایوس اور منفی سوچ رکھنے والے حضرات کے گمان کے برخلاف جن مسائل کو میں نے اپنی سمجھ کے مطابق واضح طور پر معلوم کیا

1۔مدیر مجلّہ نور معرفت، نور الہدیٰ مرکز تحقیقات (نمت)، اسلام آباد

ہے اور سمجھا ہے، ان میں سے ایک نسل نو کی مفاہیم اسلام اور دینی مسائل کو جاننے کی پیاس ہے، بلکہ یہ پیاس فقط سمجھنے کی نہیں بلکہ چکھنے، چھونے اور آخر کار ان مسائل پر عمل کرنے کی بھی ہے۔

ان مسائل نے نسل نو کی روح اور وجود کو بے قرار کر رکھا ہے، لیکن یہ فطری امر ہے کہ یہ سب جواب طلب ہیں۔ ان خواہشات اور تقاضوں کا جواب دینے کے لئے پہلا قدم، علمی میراث اور اسلامی تہذیب و تمدن کو عصر حاضر کی زبان میں ڈھالنا اور عالی مفاہیم کو موجودہ دور کی زبان میں موجودہ نسل کی روح، جان اور عقل میں منتقل کرنا ہے۔ دوسرا قدم، یہ ہے کہ اس زمانے کی مخصوص ضرورتوں اور تقاضوں کو اسلام کے اصولوں سے استنباط کرکے پورا کیا جائے۔ یہ تفسیر انہی دو اہداف و مقاصد کی بنیاد پر لکھی گئی ہے۔"

جلد چہارم کے مقدمے میں وہ مزید لکھتے ہیں:

"اس تفسیر کے لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ فارسی زبان میں قرآن مجید کی ایک ایسی تفسیر مہیا کی جائے جو خاص و عام کے لئے مفید ہو۔ ایسی تفسیر جس کی زبان رواں ہو، جس میں پیچیدہ علمی اصطلاحات، مفسرین کے اختلافات، ادھر اُدھر کے بکھرے ہوئے اقوال کی بھرمار نہ ہو، ایک ایسی تفسیر جو مختلف علوم کی ترقی کی روشنی میں قرآن سے نئی معلومات فراہم کرسکے، جس میں تاریخی قرائن، شان نزول اور ہادیان اسلام سے نقل شدہ محکم احادیث سے استفادہ کیا جائے جو اسلامی مصادر و منابع سے ہم تک پہنچی ہیں۔ ایسی تفسیر جو تفسیر ہونے کے علاوہ، اسلام کے اُصول و فروع کے بارے میں نئے سوالات، دور حاضر کے مسائل اور مختلف اعتراضات بھی پیش نظر رکھے اور ایسے مسائل کا حل بھی پیش کرے۔"

تفسیر کا اسلوب

عصر حاضر میں تفسیر قرآن سے لگاؤ رکھنے والے عوامی حلقوں میں تفسیر نمونہ مقبول ترین تفسیر سمجھی جاتی ہے۔ یہ تفسیر قرآن کی مکمل تفسیر ہے اور ترتیبی اسلوب کے ساتھ لکھی گئی ہے جو قرآن کے آغاز سے شروع ہو کر آخر قرآن پر ختم ہوتی ہے۔

اس تفسیر کے اسلوب کو اجتہادی، تحلیلی اور عقلی اسلوب کہا جاسکتا ہے۔ اس میں موجودہ دور کے جدید مسائل کو پیش کرتے ہوئے بعض آیات کی سائنسی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تربیتی پہلو کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے اور اس سلسلے میں قرآنی نقطہ نظر کو پیش کیا گیا ہے۔ شیعہ و سنی اختلافی مسائل میں بھی "تقریب بین المذاہب" کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے اور اپنا اصولی و علمی موقف پیش کرتے ہوئے، بے جا تعصّبات کو اچھالنے سے پرہیز کیا گیا ہے اور مختلف عناوین کی مناسبت سے اہل بیت اطہارؑ کی احادیث سے بخوبی استفادہ کرتے ہوئے تفسیر قرآن میں اہل بیتؑ کی مرجعیت کو پایہ ثبوت تک پہنچایا گیا ہے۔ یہ تفسیر پندرہ سال (۱۳۹۶ سے لے کر ۱۴۱۰ ہجری) کی مدت میں لکھی گئی ہے۔

مقدمہ تفسیر

پہلی جلد پر ایک مختصر مقدمہ لکھا گیا ہے جس میں اس تفسیر کو لکھنے کا محرک بیان کیا گیا ہے، جس کا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر کے آغاز، تفسیر کی حقیقت، تفسیر بالرائے، ہر زمانے کے مخصوص تقاضے، گروہی کام کے طریقہ کار، اس تفسیر کی خصوصیات اور منابع کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر نمونہ کی بعض دوسری جلدوں پر بھی تفسیر ی موضوعات کے بارے میں مختصر مقدمے لکھے گئے ہیں۔

آیات کی تفسیر کا اسلوب

اس تفسیر میں ہر سورہ کی تفسیر کا آغاز، اس سورہ کے نام، سورہ کے مکی و مدنی ہونے اور آیات کی تعداد کے تذکرے سے ہوتا ہے۔ اور پھر اس سورہ کی خصوصیات کو چند نکات میں ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ نکات معمولاً سورہ کی فضیلت، اس کی قرائت کے ثواب اور اس کے مقام و منزلت کے بارے میں ہیں۔ یہ حصہ زیادہ تر روایات پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد مذکورہ سورہ کے مضامین کے بارے میں خلاصہ ذکر کیا جاتا ہے۔ بعض

مقامات پر سورہ کی وجہ تسمیہ بھی بیان کی گئی ہے۔جس کو ایک سوال کی شکل میں پیش کرکے اس کا جواب دیا گیا ہے۔مثلاً سورۂ مائدہ کے بارے میں لکھتے ہیں :اس کا نام ''مائدہ اس لئے ہے ، کیونکہ حضرت عیسیٰ -کے انصار کے لئے مائدہ کے نزول کاواقعہ اسی سورہ کی آیت ۱۱۴میں ذکر ہوا ہے۔''

اس کے بعد آیات کی تفسیر شروع ہوتی ہے۔اس حصے میں سب سے پہلے ایک ہی مضمون کی کچھ آیات کو مشخص کرکے ،اُن کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔اس کے بعد ہر آیت کے شان نزول کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے اور اس کے بارے میں روایات کے سہارے بحث کی جاتی ہے۔پھر آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اس حصے میں بعض تفسیری مطالب کے ساتھ اس بحث کو مکمل کیا جاتا ہے۔چونکہ خود آیات کا مضمون ہی اس کا عنوان بن جاتا ہے، لیکن بعد میں مضامین میں فرق کرنے کے لئے دوسرے عناوین سے بھی مدد لی جاتی ہے۔یہ چیز مضمون کو سمجھنے اور تفسیر کا مطالعہ کر نے میں قاری کی بہت مدد کرتی ہے۔مثلاً سورۂ مائدہ کی پہلی آیت کی تفسیر کو ''ایفائے عہد ضروری ہے'' کے عنوان سے شروع کیا گیا ہے جو آیت کو سمجھنے کے لئے قاری کے ذہن کو آمادہ کردیتا ہے۔

آیت کی تفسیر ذکر کرنے کے بعد ''چند اہم نکات ''کے عنوان سے بہت سے قیمتی مطالب سوال وجواب کی صورت میں پیش کئے جاتے ہیں۔مثلاً سورۂ مائدہ کی پہلی آیات کی تفسیر کے ضمن میں چند اہم نکات کے تحت ایک فقہی قاعدے'' اصالۃ اللزوم فی العقود'' کی تفصیل ذکر کی گئی ہے ،جو قاری کی فقہی معلومات میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔اسی طرح جلداول میں صفحہ ۱۸۷(اُردو ترجمہ) پر ''قرآن اور مسئلہ شفاعت'' اور جلداول ہی میں صفحہ ۲۹۴ (اُردو ترجمہ) پر ''کیااحکام شریعت میں نسخ جائز ہے'' کے عنوان سے مفصل معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

یہ نکات : یاتو پیش کی گئی آیات سے اخذ کئے گئے ہیں یا آیات سے اخذ شدہ نتائج سے لیے گئے ہیں یاجدید مسائل اور سوالات کی آیات پر تطبیق سے حاصل ہوئے ہیں یا آیات سے مناسبت رکھنے والے علمی موضوعات پر مشتمل ہیں یااحکام شریعت کے فلسفے کو بیان کررہے ہیں یا حدود واحکام الٰہی کا دفاع کررہے ہیں یا پھر قرآنی آیات سے فقہی واصولی استفادہ کرنے کی غرض سے پیش گئے ہیں۔

مادہ پرستوں کے نظریات کارد

یہ تفسیر جس زمانے میں لکھی گئی ہے وہ مادہ پرستانہ نظریات کا زمانہ تھااور نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کیمونسٹ نظریات کی طرف راغب ہورہی تھی اور اُن کے درمیان اس قسم کے نظریات کی ترویج کی جارہی تھی۔لہٰذااس تفسیر میں اسی قسم کے سوالات اور شبہات کے جوابات دینے کی سعی کی گئی ہے۔اسی لئے اس تفسیر میں بعض اعتقادی موضوعات میں مادہ پرستانہ نظریات اور منکرین خدا کے شبہات کو مد نظر رکھ کر جوابات دیئے گئے ہیں۔

مکتب اہل بیت کی علمی نمائندگی

تفسیر نمونہ میں اسلامی مذاہب کے درمیان تقریب اور وحدت کو خاصی اہمیت دی گئی ہے۔لیکن یہ چیز اس بات کا باعث نہیں بنی کہ شیعہ وسنی مذاہب کے درمیان نظریاتی اور فقہی اختلافات کے بارے میں اپنے افکار وعقائد سے ہاتھ اٹھالیا جائے اور اتحاد بین مسلمین کے بہانے اپنے اصولی موقف کو پیش ہی نہ کیا جائے۔بلکہ نظریاتی اختلاف کے بارے میں مخالفین کی نظریاتی کمزوری خصوصاً وہابی افکار کی علمی کمزوری کو واضح کرتے ہوئے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے اور ''جدال احسن'' کا طریقہ اپنایا گیا ہے۔مثلاً شفاعت کے موضوع پر سورۂ بقرہ کی آیت ۴۸،۷۴کے ذیل میں وہابیوں کے شبہات کو پیش کرکے اُن کا جواب دیا گیا ہے۔اسی طرح عقائد کے باب میں بھی مذہب اہل بیت ÷ کے عقلی ونقلی دلائل کو احسن انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اسرائیلیات سے پرہیز

جن آیات میں قرآنی قصص خصوصاً انبیائے کرام کے قصے آئے ہیں ،اُن میں اسرائیلیات سے بچتے ہوئے مستندروایات سے قصص قرآن کی جزئیات کو واضح کرنے کی سعی کی گئی ہے۔اسی ضمن میں قرآنی قصص اور تورات میں ذکر ہونے والے قصوں کا موازنہ بھی کیا گیا ہے اور توارت

جیسی الٰہی کتاب کے ساتھ منسوب غیر عقلی قصوں کے نقائص کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جیسا کہ جلد اول میں ”کیا قرآن تورات وانجیل کے مندرجات کی تصدیق کرتا“ کے عنوان سے بہت ہی مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

تفسیر نمونہ کے حواشی

تفسیر نمونہ میں بہت سے مقامات پر مفید حواشی بھی موجود ہیں جو اس تفسیر کے مفسرین کی جانب سے اضافہ کئے گئے ہیں۔ ان حواشی میں مختلف قسم کی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مثلاً متن اور اس کے مضامین کے منابع کا ذکر، بعض مطالب میں تفسیر نمونہ کی دوسری جلدوں میں رجوع کرنے کی تاکید۔ بعض دوسرے تفسیری اقوال کی طرف اشارہ اور بعض لغوی یا علمی واصطلاحی توضیحات۔

تفسیر نمونہ کی چند نمایاں خصوصیات

تفسیر نمونہ کی نمایاں خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے خود آیت اللہ مکارم شیرازی مدظلہ لکھتے ہیں :

۱۔ قرآن چونکہ کتاب زندگی ہے۔ اس لئے اس تفسیر میں آیات کی ادبی وعرفانی تفسیر کے زندگی کے مادی، معنوی، تعمیر نو کرنے والے، اصلاح کنندہ، زندگی سنوارنے والے اور بالخصوص اجتماعی مسائل کی طرف توجہ دی گئی ہے۔ اور زیادہ تر انہی مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے جو فرد اور معاشرے کی زندگی سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ آیات میں بیان کئے گئے عنوانات کو ہر آیت کے ذیل میں جچی تلی اور مستقل بحث کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً سود، غلامی، عورتوں کے حقوق، حج کا فلسفہ، قمار بازی کی حرمت کے اسرار، شراب، سور کا گوشت، جہاد اسلامی کے ارکان واہداف وغیرہ کے موضوعات پر بحث کی گئی ہے تاکہ قارئین اس کے ایک اجمالی مطالعے کے لئے دوسری کتب کی طرح رجوع کرنے سے بے نیاز ہو جائیں۔

۳۔ کوشش کی گئی ہے کہ آیات کا ترجمہ رواں، سلیس، منہ بولتا، لیکن گہرا اور اپنی نوع کے لحاظ سے پرکشش اور قابل فہم ہو۔

۴۔ لاحاصل ادبی بحثوں میں پڑنے کے بجائے اصلی لغوی معانی اور آیات کے شان نزول کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ کیونکہ قرآن کے دقیق معانی سمجھنے کے لئے یہ دونوں چیزیں زیادہ موثر ہیں۔

۵۔ مختلف اشکالات، اعتراضات اور سوالات جو بعض اوقات اسلام کے اصول وفروع کے بارے میں کئے جاتے ہیں، ہر آیت کی مناسبت سے ان کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کا جچا تلا اور مختصر سا جواب دیا گیا ہے۔ مثلاً شبہ آکل و ماکول (وہ جانور جو دوسرے جانوروں کو کھا جاتے ہیں)، معراج، تعدد ازدواج، عورت اور مرد کی میراث کا فرق، عورت اور مرد کے خون بہا میں اختلاف، قرآن کے حروف مقطعات، احکام کی منسوخی، اسلامی جنگیں اور غزوات، مختلف الٰہی آزمائشیں اور ایسے ہی بیسیوں سوالوں کے جوابات اس طرح دیئے گئے ہیں کہ آیات کا مطالعہ کرتے وقت محترم قاری کے ذہن میں کوئی استفہام باقی نہ رہے۔

۶۔ ایسی پیچیدہ علمی اصطلاحات جن کے نتیجہ میں کتاب ایک خاص صنف سے مخصوص ہو جائے، سے دوری اختیار کی گئی ہے۔ البتہ ضرورت کے وقت علمی اصطلاح کا ذکر کرنے کے بعد اس کی واضح تفسیر و تشریح کر دی گئی ہے۔

تفسیر نمونہ کے منابع

اس تفسیر کے منابع ومآخذ میں بہت سی شیعہ وسنی تفاسیر شامل ہیں جیسا کہ اس کے مقدمے میں آیا ہے کہ اس تفسیر میں ان تفاسیر وکتب سے استفادہ کیا گیا ہے :

۱۔ تفسیر مجمع البیان، تالیف شیخ طبرسی۔
۲۔ تفسیر انوار التنزیل، تالیف قاضی بیضاوی۔
۳۔ تفسیر الدر منثور، تالیف جلال الدین سیوطی۔
۴۔ تفسیر برہان، تالیف محدث بحرانی۔
۵۔ تفسیر المیزان، تالیف علامہ طباطبائی۔
۶۔ تفسیر المنار، محمد عبدہ مصری۔
۷۔ تفسیر فی ظلال، تالیف سید قطب
۸۔ تفسیر مراغی، تالیف احمد مصطفیٰ مراغی۔

۹۔ تفسیر صافی، تالیف فیض کاشانی۔ ۱۰۔ تفسیر نور الثقلین تالیف عبد علی حویزی۔

۱۱۔ اسباب النزول واحدی۔

ان کتابوں کے علاوہ فقہ، تاریخ، لغت اور حدیث کے دوسرے منابع سے بھی استفادہ کیا گیا ہے جن میں اہم ترین منابع یہ ہیں: تفسیر پرتوی از قرآن، بحار الانوار، سفینۃ البحار، کنز العرفان، نہج البلاغہ، وسائل الشیعہ، خصال صدوق، اختصاص شیخ مفید، محاسن برقی، کافی، امالی مفید، مناقب ابن شہر آشوب، مصباح المنیر فیومی، مفردات راغب، بلوغ الارب، سیرۃ ابن ہشام، کامل ابن اثیر، صحیح بخاری، سنن بیہقی، کشف الارتیاب اور بہت سے علمی و دینی مجلات۔

تفسیر نمونہ میں گروہی کام کا طریقہ

اس تفسیر کی تالیف میں آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کے ہمراہ حوزہ علمیہ کے تقریباً دس علمائے کرام نے کام کیا ہے۔ اس گروہی کام کے طریقہ کار کے بارے میں آیت اللہ مکارم شیرازی لکھتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ فارسی زبان میں آج ہمارے پاس کئی ایک تفاسیر موجود ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ وہ تفاسیر ہیں جو ہمارے بزرگ قدماء کی میراث ہیں یا بعد میں عصر حاضر کے علماء نے انہیں تحریر کیا ہے اور کچھ ایسی ہیں جو چند صدیاں پہلے لکھی گئی تھیں اور ان کی مخصوص نثر علماء و ادباء سے مخصوص ہے۔

موجود تفاسیر میں بعض اس سطح پر ہیں کہ صرف خواص کے طبقے کا حصہ ہیں اور دیگر طبقات ان سے استفادہ نہیں کر سکتے اور بعض قرآن کے خاص گوشوں کو بیان کرتی ہیں۔ ان کی مثال ایک گلدستہ کی سی ہے جسے کسی تروتازہ باغ سے چنا گیا ہو جس میں باغ کی نشانیاں تو ہیں لیکن باغ نہیں ہے۔ لہٰذا جوان نسل کی طرف سے یہ سوال عام طور پر پوچھا جاتا ہے کہ ہم کس تفسیر کا مطالعہ کریں؟

اس طرح اس بار بار کے سوال کا کوئی ایسا جواب نہ مل سکا یا بہت کم ملا کہ جو قانع کنندہ ہو، وجدان کو مطمئن کرے اور پیاسے متلاشی کی تشنگی روح کو سیراب کر سکے۔ اس پر ہم نے فیصلہ کیا کہ اس سوال کا جواب عمل سے دینا چاہئے کیونکہ اس وقت اس کا صرف زبانی جواب ممکن نہیں ہے، لیکن مشکلات اور روز افزوں مشاغل کے ہوتے ہوئے اور اس طرف توجہ کرتے ہوئے کہ قرآن ایک ایسا بیکراں سمندر ہے، جس میں آسانی سے اور ساز و سامان، تیاری، وقت اور کافی غور و فکر کے بغیر داخل نہیں ہوا جا سکتا اور یہ وہ بحر بیکراں ہے، جس میں بہت سے لوگ غرق ہوئے اور ڈوب چکے ہیں۔ حسرت واندوہ کے عالم میں اس دریا کے کنارے کھڑا میں اس کی امواج فروشاں کا نظارہ کر رہا تھا کہ ایسے میں اچانک ایک بجلی سی فکر میں کوند گئی۔ امید کا دریچہ کھلا اور مسئلے کی راہ حل سجھائی دینے لگی اور وہ تھی گروپ سسٹم میں کام کرنے کی سوچ اور پھر دس فاضل، مخلص، محقق، آگاہ اور باخبر جوان جو "عشرہ کاملہ" کے مصداق ہیں، میرے رفیق راہ بن گئے۔ ان کی شبانہ روز پرخلوص کوششوں سے مختصر سی مدت میں یہ پودا ثمر آور ہو گیا اور توقع سے بھی جلدی اس کی پہلی جلد چھپ گئی۔

اس بناء پر کہ کوئی نکتہ عزیز قارئین کے لئے مبہم نہ رہنے پائے ہم اپنے طریقہ کار کی بھی اجمالا تشریح کئے دیتے ہیں۔ پہلے آیات قرآنی مختلف، حصوں میں ان محترم علماء میں تقسیم کر دی جاتی تھیں (ابتداء میں دو دو افراد کے پانچ گروپ تھے)۔ ضروری ہدایات و راہنمائی کی روشنی میں وہ ان مختلف تفاسیر کا مطالعہ کرتے جو اس تفسیر کا منبع اور اصلی کتب ہیں، جنہیں اس فن کے عظیم محققین نے سپرد قلم کیا ہے۔ چاہے وہ محققین سنی ہوں یا شیعہ سب کا مطالعہ کیا جاتا۔

اس کے بعد وہ معلومات اور ماحصل جو موجودہ زمانے کے احتیاجات اور تقاضوں پر منطبق ہوتے، انہیں رشتہ تحریر میں لایا جاتا۔ بعد ازاں اس گروپ کی اجتماعی نشستیں ہفتے کے مختلف دنوں میں منعقد ہوتیں اور یہ تحریریں پڑھی جاتیں اور ان کی اصلاح کی جاتی۔ ان نشستوں میں ہی قرآن کے بارے میں جن نئی معلومات کا اضافہ ضروری ہوتا وہ کیا جاتا۔ پھر اصلاح شدہ تحریروں کو صاف کر کے لکھا جاتا۔ صاف کر کے لکھنے کے بعد ان سب تحریروں کو ان میں سے چند منتخب علماء پھر سے پڑھتے اور انہیں منضبط کرتے۔ آخری شکل دینے کے لئے آخری میں، میں خود پورے

اطمینان سے اس کا مطالعہ کرتا اور بعض اوقات اسی حالت میں محسوس ہوتا کہ اس میں چند پہلوؤں کا مزید اضافہ کیا جانا چاہئے اور پھر یہ کام انجام دیا جاتا۔ ضمنی طور پر آیات کا رواں ترجمہ بھی میں اسی موقع پر کر دیتا تھا۔
عام مطالب (آیات کے ذیلی ترجمہ اور بعض پہلوؤں کے علاوہ جن کا یہ حقیر اضافہ کرتا) چونکہ ان محترم حضرات کے قلم سے ہوتے تھے اور قدرتی طور پر مختلف ہوتے تھے اس لئے میں ان تحریروں کو ہم آہنگ کرنے کے لئے بھی ضروری کاوش انجام دیتا تھا"۔

تفسیر نمونہ کی طباعت

تفسیر نمونہ ۲۷ جلدوں میں (وزیری سائز کے ساتھ) فارسی زبان میں دارالکتب الاسلامیہ، تہران نے شائع کی ہے۔اس کے ہمراہ ایک جلد میں اس تفسیر کی موضوعی فہرست بھی شائع ہوئی ہے۔جس کی تفصیل آگے چل کر بیان کی جائے گی۔اس کی پہلی جلدیں ۱۴۰۰ ہجری میں اور اس کی آخری جلدیں ۱۴۱۴ ہجری میں اختتام پذیر ہوئی ہیں۔ہر فہرست کے ساتھ آیات اور مضامین کی مفصل فہرست بھی دی گئی ہے۔پہلی جلد میں مئولف کی جانب سے ایک مختصر مگر جامع مقدمہ بھی لکھا گیا ہے۔اس تفسیر کی بعض جلدیں نظر ثانی اور اضافات کے ساتھ بعد میں بھی کئی بار چھپ چکی ہیں۔ بعض جلدوں کے آخر میں تفسیر کے ختم ہونے کی تاریخ بھی درج ہے۔آخری جلد کی تکمیل کی تاریخ: ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ درج ہے۔
فارسی میں تفسیر نمونہ کا خلاصہ بھی "برگزیدہ ای از تفسیر نمونہ" کے عنوان سے ۵ جلدوں میں شائع ہو چکا ہے، جو احمد علی بابائی نے کیا ہے۔جس کے تیرہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

تفسیر نمونہ کی موضوعی فہرست

تفسیر نمونہ کے حوالے سے ایک اور اہم کام اس ۲۷ جلدی تفسیر کی موضوعی فہرست ہے کہ جو قارئین اور محققین کو اس تفسیر سے استفادہ کرنے میں بہت مدد و معاون ہو سکتی ہے۔اس فہرست کے کل دس حصے ہیں:

۱۔ حروف تہجی کے لحاظ سے فہرست ۔ ۲۔ مطالب و مضامین کی فہرست
۳۔ انہی مطالب کی موضوعی فہرست بھی تیار کی گئی ہے جو تقریباً ۵۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔
۴۔ تفسیر میں نقل ہونے والی احادیث کی فہرست ۔ ۵۔ اعلام کی فہرست
۶۔ کتب کی فہرست ۔ ۷۔ ازمنہ و امکنہ کی فہرست
۸۔ قبائل و طوائف کی فہرست
۹۔ تفسیر نمونہ میں آنے والے اشعار کی فہرست ۔ ۱۰۔ لغات کی فہرست

یہ فہرست ۱۱۳۱ صفحات پر مشتمل ہے جو پہلی دفعہ ۱۳۸۵ھ شمسی میں "راہنمای تفسیر نمونہ" کے نام سے دارالکتب الاسلامیہ۔ تہران کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

تفسیر نمونہ کے ترجمے

یہ تفسیر ابھی تک دنیا کی چند زندہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔ عربی میں یہ "الامثل" کے نام سے شائع ہوئی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔

اُردو ایڈیشن

اُردو میں یہ تفسیر "تفسیر نمونہ" کے نام ہی سے مولانا صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کے قلم سے ترجمہ ہو کر مقبولیت عام حاصل کر چکی ہے۔اُردو میں اس کی پہلی جلد کا ترجمہ ۲۲ شوال ۱۴۰۲ ہجری بمطابق ۱۲، اگست ۱۹۸۲ء کو تکمیل ہوا ہے۔اس کا پہلا ایڈیشن ۱۵ شعبان المعظم

۱۴۰۴ ہجری کو حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جس کے بعد اس کی دوسری جلدیں بھی تسلسل کے ساتھ شائع ہوتی رہی ہیں۔ اُردو میں پہلے یہ تفسیر ۲۷ جلدوں میں ہی شائع ہوئی ہے، لیکن بعد میں ۱۵ جلدی ایڈیشن بھی بازار میں آگیا ہے۔

منابع

(اس مقالے کی تیاری میں ان منابع اسے استفادہ کیا گیا ہے)

(۱) مقدمہ تفسیر نمونہ، جلد اول، (اُردو) جامعۃ المنتظر، لاہور

(۲) مقدمہ تفسیر نمونہ، جلد چہارم، (اُردو) جامعۃ المنتظر، لاہور

(۳) راہنمای تفسیر نمونہ، محمد جعفر امامی، دار الکتب الاسلامیہ، تہران

(۴) سوفٹ ویئر، جامع نور تفاسیر (نسخہ نور الانوار ۳)، مرکز تحقیقات کامپیوتری علوم اسلامی، قم

☆☆☆☆☆